السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبروں پرپختہ عمارت بنانا یا میلہ وعرس کا انعقاد

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

چندماہ پہلے موضع کوٹلہ تحصیل جہلم میں دوگروہوں کے درمیان ایک نزاع رونما ہوا وجہ نزاع یہ تھی کہ گاؤں کے قبرستان میں ایک بزرگ نامی سید میراں چراغعلی شاہ صاحب کی قبر تھی جس پرشاہ صاحب مرحم کے سرثاءپختہ قبر تعمیر کے ٹکے فاس پر میلہ منعقد کرنا چاہتے تھے۔ دوسرا فریق دعوے دار تھا کہ وہ بشمول اہل گاؤں قبرستان کے مالک ہیں لہذا ان کی اجازت کے بغیر قبرستان میں نہ کوئی عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے نہ قبر پر میلہ وعرس منایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اسلام قبروں پرایسے افعال کی اجازت نہیں دیتا معاملہ طول پکڑگیا اورانجام کارنوبت یہاں تک پہنچی کہ قبرستان میں پختہ عمارت بنانے اوراسپر میلہ لگانے سے روکنے والوں کو فریق ثانی کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا پڑی۔ معاملہ جناب نبی احمد صاحب سول جج جہلم کی عدالت میں برائے حکم امتناعی تافیصلہ مقدمہ پیش ہوا مگرعدالت نے اسے منظور نہ کیا اور مقدمہ 26 اپریل 76 کو خارج کردیا گیا۔ مدعیان نے اس حکم کے خلاف جناب محمدامیر ملک صاحب ڈسٹرکٹ جج جہلم کی عدالت میں اپیل دائر کردی۔ جوبرائے سماعت منظور ہوئی۔ ازاں بعدعدالت نے جوفیصلہ دیا وہ اسلامی فتاویٰ کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جانے کے قابل ہے۔ یہ فیصلہ کتاب وسنت کے مطابق ہے آیئن پاکستان کے صحیح تعبیر وتشریح ہے فقہ اسلامی کے صحت مدانہ درست اور عمیق شعورواداراک پر مبنی ہے اور ہر مسلمان کےلئے رہنما ہے لہذا قاریئں الاسلام کے استفادہ کےلئے اس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔ (ادارہ) بعدالت جناب محمدامیر ملک ڈسٹرکٹ جج جہلم متفرق دیوانی اپیل نمبری 59 سال 1976ءتاریخ دعویٰ 20 مئی 1976ء

مدعیان۔ منظورالٰہی ولداحسان الٰہی۔ 2۔ بشیر احمد۔ ولد میاں محمد 3۔ عبدالغنی ولدمیاں عبدالمنان قوم گوجرساکنان کوٹلہ ایمہ تحصیل جہلم

بنام،۔ مدعا علیہم۔ محمدیوسف ولدغلام رسول۔ 2۔ محمداعظم۔ ولدمحمد 3۔ لال خاں نمبردار 4۔ سیدولایت حسین شاہ ولدسیدمہتاب شاہ۔ 5۔ مسماۃ ارشاد بیگم بنت محمد شاہ

فیصلہ۔ 1۔ منظورالٰہی وغیرہ۔ مدعیان واپیل کنندگان نے محمدیوسف وغیرہ مسئول الیھان ومدعا علیہم کے خلاف ایک دعویٰ اس امر کی توثیق کےلئے دائرکیا ہے کے زیر دعویٰ زمین پیمائش 7 کنال اٹھارہ مرے۔ خسرہ 247 کھیوٹ 98 کھتونی نمبر 447 جمع بندی برائے سال 1969-70ء موضع کوٹلہ ایک قبرستان ہے اوراہل اسلام گاؤں کے قبضہ میں ہے اوراستدعاکی ہے کہ مدعا علیہم کواس میں عمارت بنانے یا قبرستان کی بے حرمتی کرنے یااس میں میلہ وعرس منانے سے روکنے کےلئے حکم امتناعی جاری کیا جائے۔ فریقین دعویٰ نے اپنےاپنے دلائل پیش کیے۔ مدعیان نے بدیں عرض کرتا فیصلہ دعویٰ قبرستان کی اصل حالت برقرار رکھی جائے۔ ضابطہ دیوانی کے حکم نمبر 39 قاعدہ نمبر 1-2۔ کے بموجب ایک درخواست گزاری جیسے فاضل سول جج چوہدری نبی احمد سول جج جہلم نے بحکم مجریہ 26 اپریل 1976 میں اس حکم کے خلاف دائرکی گئی ہے۔

۔ دوران کاروائی ولایت حسین شاہ اورمسماۃ ارشاد بیگم نے عدالت سے استدعاکی کہ ان کو بھی مقدمہ میں فریق بنالیا جائے۔ فاضل سول جج نے ان کی درخواست بحکم مجریہ 26 اپریل 1976 منظور کرلی۔ اس حکم کے 2 خلاف نظرثانی کی استدعانمبر 34 سال 1976ء کے تحت دائرکی گئی۔

۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ اس فیصلے میں اپیل اور نظرثانی کی استدعادونوں کونمٹا دیا جائے۔ 3

۔ نیزیہ کہ لازمی حقائق وواقعات تسلیم شدہ ہیں اس لئے مقدمہ کا قطعی فیصلہ کیا جاسکتا ہے لہذاعدالت کے ابتدائی اختیار سماعت کواستعمال کرتے ہوئے اس مقدمہ کواس عدالت کی فائل میں منتقل کرتا ہوں۔ 4

۔ منظورالٰہی وغیرہ مدعیان کا دعویٰ ہے کہ جائداد دعویٰ ایک قبرستان ہے جواہل گاؤں کی ملکیت ہے۔ اوران کے قبضے میں ہے۔ یہ شاملات زمین ہے جس کے مدعیان اور دیگرافراد مالک ہیں مدعیان کے آباؤاجداد جوملک 5 اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی قبریں اس قبرستان میں ہیں۔ تقریبا ایک ماہ سے مدعا علیہم بلااجازت مدعیان ودیگرمالکان گاؤں اس قبرستان میں عمارت تعمیر کرنے اوروہاں میلہ منعقد کرنے پر آمادہ ہیں جوکہ مدعیان کے عقائد کے خلاف ہے۔

۔ مدعا علیہم نے دعویٰ میں ابتدائی اعتراضات کے خلاف دلائل پیش کئے کہ ولایت حسین شاہ اورمسماۃ ارشاد بیگم جوکہ صاحب قبر سید میراں چراغ علی شاہ کے وارث ہیں۔ مقدمہ کے ضروری فریق ہیں۔ اوریہ کہ دعویٰ ناقابل 6 فہم اورپایئدار نہیں۔ اوریہ کہ مدعیان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اوروہ دعویٰ دائر کرنے کے مجاز نہیں بخلاف آں مدعا علیہم چاردیواری پر صرف چھت ڈالنا چاہتے ہیں۔ چوں کہ سید میراں چراغ علی شاہ کی قبر کے گرداگرپچاس سال سے 4-5 فٹ اونچی چاردیواری جس میں لوہے کا گیٹ نصب ہے۔ موجود ہے۔ اس لئے مدعان کا اپنا عمل ہی ان کے اس دعویٰ کی نفی کرتا ہے۔ اورانکی اسف نائش کومانع ہے مدعا علیہم سید میراں حیدرشاہ جن کا قرارٹلھیا نوالہ گاؤں میں ہے کہ لواحقین میں سے ہیں اورسید چراغ علی شاہ کی قبراس متنازعہ قبرستان میں ہے۔ جوچاردیواری سے گھری ہوئی ہے اوراس پر صرف چھت ڈالنا مقصود ہے۔

۔ یہ حقیقت ہے کہ متنازع زمین ایک قبرستان ہے۔ فریقین تسلیم کرتے ہیں۔ لہذامدعیان کا یہ زمین گاؤں کی شاملات ہے۔ یا یہ کہ عمارت تعمیر کرنے کےلئے مدعیان یا دیگرمالکان کی اجازت لینا ضروری ہے۔ بے بنیاد 7 ہے۔ زمین ایک دفعہ بطورقبرستان خاص کردی جائے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کےلئے قطعی نظر کے طورپر مستقل وقف جایئداد بن جاتی ہے۔ لہذاقبرستان اب جملہ مسلمانوں کے استعمال کےلئے ہے۔ اسی بارے میں کسی دلیل وثبوت

کے پش کرنے یا سوال اٹھانے کی ضرورت نہیں میرا یہی فیصلہ ہے ۔

۔ فاضل سیول جج نے موقع کا معاینہ کیا اور یہ مشاہدہ فرمایا کہ متنازعہ قبر کے گرداگرد 4 یا 5 فٹ اونچی چاردیواری موجود تھی اور اس میں لوہے کا گیٹ نصب تھا ۔ اور (مدعا علیہم کی طرف سے) یہ اقرار کیا گیا کہ قبر پر کوئی میلہ منعقد 8
کرنے کی ہرگز کوئی نیت نہیں لہذا دعویٰ کا یہ متنازعہ پہلو بھی طے ہوا ۔

۔ اب صرف یہ مسئلہ باقی رہ جاتا ہے ۔ کہ متنازعہ قبر واقعتاً کس کی ہے ۔ اور فریقین کے کوئی حقوق اگر اس قبر سے وابستہ ہیں ۔ تو کیا ہیں ۔ ؟ لہذا آیئے مدعا علیہم کے لئے ایک کمزور ترین پہلو لیتے ہیں اور اور سمجھ لیتے ہیں کہ متنازع قبر 9
سید چراغ علی شاہ ۔ مدعا علیہم کے جد امجد کی ہے ۔ قبر میں چار دیواری موجود ہے ۔ مدعا علیہم بحیثیت وارثان و پسماندگان سید چراغ علی شاہ اور بایں صورت ملک کے سب مسلمان یہ حق رکھتے ہیں ۔ کہ قبرستان کی زیارت کریں ۔ اور فاتحہ پڑھیں ۔ لیکن کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا ۔ کہ وہ کسی قبر خواہ وہ اس کے والد یا کسی اور مسلمان کی ہو ۔ پر کسی قسم کی عمارت تعمیر کریں ۔ ہمیں بحیثیت مسلمان قرآن پاک سنت نبوی ﷺ اجماع امت اور قانون ساز اداروں کے منظور کردہ ملکی آیئن میں دیئے گئے ۔ اصولوں کی اتباع لازم ہے ۔ قرآن پاک کے مطابق مسلمان کو زمین میں دفن کرنا ہوتا ہے ۔ اور اس کے ساتھ کسی دوسری شرط کی قید نہیں ۔ شہرہ آفاق مسلمان عالم و مصنف امام بخاریؒ کی ایک مستند حدیث ریکارڈ پر لائی گئی ۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اسے صحیح تسلیم نہ کیا جائے ۔ اور وہ حدیث یہ ہے قبر زمین سے صرف تقریباً ایک فٹ (ایک بالشت) اونچی ہونا چاہیے ۔ اور اس پر کسی قسم کی عمارت تعمیر نہ کی جائیے ۔ اور نہ اسے عبادت گاہ کے طور پر استعمال کیا جائے ۔ مزارات کی تعمیر اسلامی معاشرہ میں مابعد کی سماجی تاریخی اختراع ہے لیکن کتاب و سنت سے اس کی کوئی ایسی تقدیس ثابت نہیں حتیٰ کہ آیئن پاکستان میں بھی قبروں پر مزارات تعمیر کرنے کی کوئی شق نہیں ہے آیئن پاکستان میں دیئیے گئے پالیسی ک بنیادی صولوں میں بھی یہ تحریر ہے کہ اسلام ریاست کا سرکاری مذہب ہے اور مسلمانوں کو اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور قطریات کے مطابق بسر کرنا ہوگی ۔ آیئن پاکستان کے آرٹیکل نمبر 31 میں یہ بھی تحریر ہے کہ ایسی تمام سہولتیں فراہم کی جایئں گی ۔ جن سے شہریان قرآن و سنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھنے کے اہل ہوسکیں ۔ لہذا صورت حال بطریق احسن واضح ہے کہ ہر مسلمان کا حق ہے ۔ کہ اسے زمین میں دفن کیا جائے ۔ اور یہ کہ قبر کی زیارت بغرض فاتحہ خوانی کرسکے ۔ لیکن اسے یہ حق حاصل نہیں کہ وہ قبر کو مزار یا عبادت گاہ میں تبدیل کرے یا اسے میلہ گاہ بنائے میرا یہی فیصلہ ہے ۔

۔ تیجہ یہ ہے کہ دعویٰ کی ڈگری کی جاتی ہے ۔ مدعیان کے اس حق کی توثیق کی جاتی ہے ۔ کہ متنازع زمین اہل اسلام کا قبرستان ہے ۔ مدعا علیم کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسمیں کوئی میلہ منعقد کریں ۔ یا قبر پر کسی قسم کی کوئی ایسی 10
عمارت تعمیر کریں جس سے قبرستان کی اصل صورت تبدیل ہو اور وہ از روے قرآن ناجائز مداخلت کے مترادف ہے کیونکہ یہ لیسے امور ہیں جن کا جواز اسلامی شریعت اور ملکی آیئن میں ثابت نہیں اور بالاآخر تیجہ یہ ہے کہ نظر ثانی کی استدعا منظور کی اجاتی ہے ۔ اور فاضل سول جج جہلم کا حکم جس میں ولایت حسین شاہ اور مسماۃ ارشاد بیگم کو فریق بنایا گیا ہے ۔ غیر موثر قرار دیا جاتا ہے ۔

ضابطہ دیوانی کے حکم نمبر 39 قواعد نمبر 1 اور 2 کے تحت کی گئی استدعا پر بھی کاروائی تکمیل پزیر ہے ۔ کیونکہ اصل دعویٰ پر کاروائی مکمل ہوچکی ہے ۔ اور حسب حال اپیل پر بھی ضروری کاروائی مکمل ہوگئی ہے اخراجات کا حکم نہیں دیا جاتا ۔ مجریہ 23 جون 1976ء ستخط ڈسٹرکٹ جج جہلم ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 11 ص 101-105

محدث فتویٰ